السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا بیوی کوماں باپ کے کہنے پر طلاق دینا درست ہے جبکہ میاں بیوی کے درمیان کوئی جھگڑا نہیں؟ ازراہ کرم بالتفصیل دلائل شرعیہ سے جواب دیں۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے طلاق کا اختیار آدمی کے ہاتھ میں دیا ہے۔ اس کی مصلحت بھی یہی تھی کہ آدمی عقل و دانش کے لحاظ سے عورت کی نسبت پختہ ہوتا اوراپنے اچھے بُرے کو پہچان کر فیصلہ کرتا ہے۔ والدین کا انسان پر بہت سے حقوق واجب ہیں جن میں ان کی اطاعت سر فہرست ہے۔

(اورکیا طلاق کے معاملہ میں بھی والدین کی اطاعت ضروری ہے؟ اس بارے دو واقعات ہمارے پیش نظر رہنے چاہئیں۔ ایک حضرت ابراہیمؑ کا حضرت اسماعیلؑ سے اس کی بیوی کو طلاق کا کہنا۔ (صحیح بخاری: 336

(اوردوسرا ابن عمرؓ کو حضرت عمرؓ کا اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم کرنا اوررسول اللہ ﷺ کا انہیں باپ کی اطاعت کا کہنا (سنن ترمذی: 950

یادرہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے واقعہ میں واضح ہے کہ اس عورت نے حضرت اسماعیلؑ کی ناشکری کی تھی ان وجوہات کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو طلاق کا کہہ دیا۔

اسی طرح حضرت عمرؓ بھی ایک بالغ نظر اوردوراندیش آدمی تھے۔ ان کے پیش نظر بھی ضرور کوئی ایسی وجہ تھی کہ انہوں نے اس عورت کو چھوڑنے کا حکم دے دیا۔

اگر تو ایسی کوئی صورت ہوکہ جس میں والدین اپنے بیٹے کو اس کی بیوی کے شر سے بچانے کےلیے طلاق کا حکم کررہے ہوں تو درست ہے۔ لیکن کیا ماں باپ کے کسی عذر کے بغیر ہر حکم پر بیوی کو طلاق دی جائے۔؟ یہ درست نہیں۔ اگرماں باپ صرف دشمنی اورغلط فہمی میں مبتلا ہوکر یہ حکم کریں گے تو ان کی بات نہیں مانی جائے گی۔ کیونکہ بیوی کو بلاعذر طلاق دینا اس پر ظلم ہے اورخالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت کرنا حرام ہے۔

سے اس بارے سوال کیا گیا کہ امام ابن تیمیہ

ایک شادی شدہ آدمی جس کی اولاد بھی ہے اس کی ماں اپنی بہو کو ناپسند کرتی ہے اوراپنے بیٹے کو طلاق کا کہتی ہے اس بارے کیا رائے ہے؟

(آپ نے جواب دیا کہ اسے اپنی ماں کے کہنے پر طلاق دینا حرام ہے اس پر اس کی ماں کے ساتھ نیکی فرض ہے اور طلاق کا کہنا نیکی نہیں ہے۔ (مجموع الفتاویٰ: 33 112

امام احمد رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے پوچھا کہ اس کے باپ نے اس کی بیوی کو طلاق کا حکم کیا ہے؟

فرمایا: اسے طلاق نہ دو وہ شخص کہنے لگا عمرؓ نے بھی تو عبداللہ ابن عمرؓ کو اپنی بیوی کے طلاق کا حکم کیا تھا۔ امام صاحب فرماتے ہیں ہاں اگر تمہارا باپ حضرت عمرؓ کی طرح ہوجائے تب ٹھیک ہے۔ (الآداب الشرعیة لابن مفلح: 1 447)

مذکورہ بالا فتاویٰ سے معلوم ہوا کہ اگرماں باپ کے حکم طلاق میں ان کی دشمنی یا نادانی محرک ہو تو تب انکا یہ حکم جھٹلایا جاسکتا ہے اوریہ نافرمانی شمار نہیں ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ